مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوّت کراچی

جلد ر ۳

شمارہ ر ۲۳

۱۱ تا ۱۷ ر جمادی الاوّل ۱۴۰۵ھ مطابق ۲ تا ۸ فروری ۱۹۸۵ء

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

(کسی پر) گمان کرنے سے پرہیز کرو

کیونکہ گمان نہایت جھوٹی بات

ہے۔ (بخاری مسلم)

خصائل نبویؐ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا ذکر

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ

حدثنا احمد بن منیع حدثنا اسمٰعیل بن ابراھیم حدثنا ایوب عن نافع عن ابن عمر قال ابن عمر وحدثتنی حفصۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی رکعتین حین یطلع الفجر وینادی المنادی قال ایوب اراہ قال خفیفتین۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے (میری بہن ام المومنین) حضرت حفصہ رضؓ کہتی تھیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق کے بعد جس وقت مؤذن اذان کہتا ہے اُس وقت دو مختصر رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

فائدہ صبح کی سنتوں کے متعلق اکثر روایات میں یہی آیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مختصر پڑھا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ بعض علماء نے ان احادیث کی وجہ سے یہ کہہ دیا کہ ان میں صرف الحمد شریف پڑھی جائے بعد کوئی سورت پڑھنے کی بھی ضرورت نہیں ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ان میں سورت کا پڑھنا ثابت ہے البتہ مختصر سورۃ پڑھنا اولیٰ ہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سنتوں میں سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص پڑھا کرتے تھے اگرچہ بعض احادیث میں ان کے علاوہ کا پڑھنا بھی وارد ہے ایک حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ یہ دونوں سورتیں کیسی اچھی ہیں کہ صبح کی سنتوں میں پڑھی جاتی ہیں۔

حدثنا قتیبۃ بن سعید حدثنا مروان بن معٰویۃ الفزاری عن جعفر ابن برقان عن میمون بن مهران عن ابن عمر قال حفظت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمانی رکعات رکعتین قبل الظھر و رکعتین بعدھا و رکعتین بعد المغرب و رکعتین بعد العشاء قال ابن عمر وحدثتنی حفصۃ برکعتی الغداۃ ولم اکن اراھما من النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے یہ بھی مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آٹھ رکعتیں یاد کی ہیں۔ دو ظہر سے قبل، دو ظہر کے بعد، دو مغرب کے بعد، دو عشاء کے بعد۔ مجھے میری بہن حفصہ رضؓ نے صبح کی دو رکعتوں کی بھی خبر دی جن کو میں نے نہیں دیکھا تھا۔

فائدہ یہ دو رکعتیں چونکہ ہمیشہ گھر میں ہی پڑھی جاتی تھیں اور صبح کا وقت زیادہ تر حاضر باشی کا ہوتا نہیں اس لیے ابن عمرؓ کا یہ کہنا کچھ مستبعد نہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ نہ دیکھنے کا یہ مطلب ہے کہ اس وقت نہیں تھا۔ جس وقت حضرت حفصہؓ نے خبر دی تھی، اسکے بعد دیکھنے کی نوبت آئی اس لیے کہ بعض روایات سے حضرت ابن عمرؓ کا اپنا مشاہدہ بھی ان سنتوں کے متعلق معلوم ہوتا ہے۔ تمام سنتوں میں صبح کی سنتیں سب سے زیادہ مؤکد ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ان کی تاکید اور اہتمام کثرت سے نقل کیا گیا ہے اسی وجہ سے بعض علماء نے ان کو واجب بتایا ہے اسی وجہ سے ان کا بہت زیادہ اہتمام چاہیئے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختم نبوت کراچی

جلد نمبر ۳

شمارہ نمبر ۳۳

فہرست

۱۔ خصائل نبوی	
حضرت شیخ الحدیث رح	۲
۲۔ گلدستۂ معرفت	
حضرت سید حسین صاحب مدظلہٗ	۴
۳۔ ابتدائیہ	
مولانا سعید احمد جلالپوری	۵
۴۔ احرار تبلیغ کانفرنس	
مولانا تاج محمد فقیر والی	۷
۵۔ حرمت جہاد	
مولانا لال حسین اختر رح	۱۰
۶۔ نفاذ اسلام	
جناب سمیع اللہ صاحب	۱۵
۷۔ ایک کھلا خط	۱۷
۸۔ کاروان ختم نبوت	۱۹
۹۔ لمحہ فکریہ	۲۰
۱۰۔ سپاسنامہ	۲۱

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب
دامت برکاتہم سجادہ نشین
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

فی پرچہ

دو روپیہ

فون نمبر

۷۱۲۱۷

بدل اشتراک

سالانہ ــــ ۷۰ روپے
ششماہی ــــ ۴۰ روپے
سہ ماہی ــــ ۲۰ روپے

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمٰن
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

شعبہ کتابت

محمد عبدالستار واحدی
امجد محمود

ناشر

عبدالرحمٰن یعقوب باوا
طابع: کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی
مقام اشاعت: A/۲۰ سائرہ مینشن
ایم۔ اے جناح روڈ۔ کراچی۔

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کنیڈا	۲۷۰ روپے
افریقہ	۳۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

رابطہ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

ملفوظات

حضرت اقدس سید حسین صاحب مدظلہ علی گڑھ انڈیا۔
خلیفہ مجاز حضرت مولانا مسیح اللہ صاحب

گلدستہ معرفت

اے نفس! ذرا غور کر

فرمایا کہ اے نفس! اللہ رب العزت تیرا اور میرا دونوں کا مالک ہے۔ مالک ہونے کی حیثیت سے ان کا حق ہے کہ تو ان کی اطاعت میں دائم لگا رہے اور ان کی نافرمانی سے ہمیشہ بچتا رہے۔ تو پہلے ہی کتنی خطائیں کر چکا ہے کہ اگر ان میں سے کسی ایک خطا پر بھی گرفت فرمالیں۔ تو ان سے تجھے کوئی بچانے والا نہیں ہے پھر بھی تو ان سے نڈر ہے، وہ چاہیں تو معاف کر دیں، اور اگر خدا نخواستہ اگر نہ معاف فرمائیں تو تو کیسے ان کی گرفت سے بچ سکتا ہے؟ ہاں بچت کی ایک صورت نظر آتی ہے، جو ان کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بتلائی ہے اور وہ یہ ہے کہ پچھلے سب گناہوں سے توبہ کر، معافی مانگ اور ان کے غضب وغصہ کو ندامت کے آنسو بہا کر ٹھنڈا کر، قبر میں جانے سے پہلے تجھ پر لازم ہے کہ ان کو ہر طرح سے راضی اور خوش کرے اور آئندہ کے لیے پکا ارادہ کرلے کہ کوئی خطا سرمو بھی نہ کرے گا۔ خصوصاً زبان اور ہاتھ سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو ستانا چھوڑ دے اگر دوسروں پر غصہ آئے تو اللہ تعالیٰ کے غصہ کو یاد کر کے خود اپنے اوپر غصہ کر کہ تو خود سب سے زیادہ خطاکار ہے۔ اللہ تعالیٰ کے دوستوں نے تو خود کو کتے سے بھی کمتر سمجھا ہے تو اپنے آپ کو آدمیوں سے بہتر کیسے سمجھتا ہے؟

چنانچہ مالک ہونے کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ تو ان کی عبادت میں تن من دھن سے ہر وقت لگا رہے۔ جو کوتاہی اور غفلت تو کر چکا وہ کچھ کم نہیں ہے بلکہ بہت زیادہ ہے۔ اب آئندہ سخت احتیاط رکھ کر تو اپنے مالک کو دم بھر کو بھی ناخوش نہ رکھ۔

وہ تیرے خالق بھی تو ہیں۔ خالق ہونے کی حیثیت سے وہ چاہتے تو تجھے جانور بنا کر پیدا کرتے کہ تجھے مارتے اور ستاتے۔ یہ ان کا کتنا بڑا انعام ہے کہ تجھ کو انھوں نے جانور نہیں پیدا کیا بلکہ آدمی بنایا۔ اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ ہم نے آدمی کو اپنی عبادت اور معرفت کے لیے پیدا کیا ہے۔ یہ تو مالک کا منشا تیرے پیدا کرنے کا ہے۔ پس تجھے لازم ہے کہ ہر آن اپنے مالک کی منشا کو پورا کرتا رہ۔ ان کی اطاعت و فرمانبرداری اور معرفت کے حاصل کرنے میں زندگی گزار۔ تیری کیا ہمت اور بساط ہے کہ اپنے آقا کے حکم کے خلاف کرنے کی جرأت کرتا ہے اولاد آدم میں پیدا ہونے کا ادنیٰ شکریہ یہ ہے کہ اپنے اس شرف کو نہ بگاڑ اور دنی الطبع مت بن۔ انسانیت سے گر کر کام مت کر۔ یہ ان کا کتنا بڑا مزید کرم ہے کہ تجھ کو دولت ایمان سے مشرف فرمایا، مسلمان کے گھر میں پیدا کیا اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں بنایا۔ پھر قرآن پاک میں بتایا کہ جو بندہ مجھ سے محبت کرنا چاہے وہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم بہ قدم چلے۔

تو دیکھ کہ کتنی پیروی اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی کر رہا ہے اور ان کے امتی ہونے کا کتنا حق ادا کیا ہے؟ مثلاً اللہ تعالیٰ کے محبوب ؐ فرماتے ہیں کہ مومن وہی ہے جس کے فعل سے قول سے مسلمان محفوظ و مامون رہیں

باقی صفحہ ۔۔ پر

ابتدائیہ

ابلیسی مہروں کی تلبیس

کئی بار انہی صفحات میں عرض کیا جاچکا ہے کہ صادق و مصدوق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہت سے ایسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے نبوت جیسے بلند و بالا منصب کو اپنی ناہموار قامت پر سجانے کی کوشش کے نتیجے میں مہدویت، مسیحیت اور نبوت کے جھوٹے دعوے کیے۔ مگر ان جھوٹے مدعیان نبوت کی پوری تاریخ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے سوا کسی ایسے شخص کی نشاندہی نہیں کی جاسکتی جس نے یکبارگی مجدد، مہدی، مسیح، نبی اور تمام انبیاء کی سرداری اور اس سے بڑھ کر خدائی کا دعویٰ کیا ہو۔ گویا آنجہانی غلام احمد قادیانی کی "ہمہ گیر شخصیت" ہی اس کمال کی حامل ہے۔ کیونکہ جس لمحہ وہ "کرم خاکی" ہیں تو ٹھیک اسی وقت وہ "بشر کی جائے نفرت" بھی ہیں۔ اور یہی وہ صفت ہے جو گرگٹ کو اپنے ہم جولیوں سے اور مرزا غلام احمد قادیانی کو دوسرے مدعیان نبوت سے ممتاز کرتی ہے۔ طرفہ تماشہ یہ کہ وہ اس کو الہامی کارنامہ بتلاتے ہیں۔

ہمارے حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر مدظلہ نے اپنے ایک مطبوعہ مقالہ میں بجا طور پر ان کو الہامی گرگٹ کا نام دیا ہے۔ جو ہر اعتبار سے نہ صرف مرزاجی کے سراپے کی صحیح تصویر ہے۔ بلکہ اس نام کے اضافہ سے قادیانیوں کے بقول مرزاجی کے مزعومہ صفاتی ناموں کی تعداد ۹۹ سے بڑھ کر ۱۰۰ پوری ہوگئی۔ جو اپنی جگہ ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔

مرزاجی گوناگوں صفات کے باوصف اپنی امت کو اس وقت داغ مفارقت دے گئے۔ جب اُن (مرزائی امت) کو ابھی بہت کچھ سیکھنا تھا۔ تاہم اس کے تسلیم کیے بغیر بھی چارہ نہیں کہ مرزائی امت چالاکی و چال بازی، کذب و افتراء اور منافقت و منافرت کے ذریعہ امت مسلمہ میں انتشار و افتراق پیدا کرنے میں مرزاجی سے کسی طور بھی کم نہیں۔ بلکہ ماضی کے تجربات کی روشنی میں مرزاجی کے باکمال تلامذہ نے ضرورت سے کچھ زیادہ ہی جوہر نمائی کا مظاہرہ کیا ہے۔

یہاں تفصیلات کا موقع نہیں۔ بلکہ قارئین کے جذبات کا احساس کرتے ہوئے ہم قادیانی کردار کے تعفن سے ناک پر ہاتھ رکھ کر گذر جانے میں ہی عافیت سمجھتے ہیں۔ البتہ ارباب اقتدار کی اطلاع کے لیے یہاں نمونۃً ان کے ایک دجل کا ذکر کریں گے۔

گذشتہ دنوں جب ربوہ کے ضیاء الاسلام پریس پر چھاپہ مارا گیا۔ اور اشتعال انگیز مواد شائع کرنے کی وجہ سے اسے تین ماہ کے لیے سربمہر کردیا گیا۔ اور قادیانی روزنامہ الفضل' ماہنامہ خالد اور تحریک جدید وغیرہ نامی رسائل بھی چونکہ اسی جرم میں ملوث تھے اسی لیے وہ بھی بند کر دیئے گئے۔ تو اس پر قادیانیوں نے اپنی سازشی سرگرمیوں کو جاری رکھنے کے لیے ربوہ کی بجائے فیصل آباد سے ہفت روزہ "امن" نکالنا شروع کردیا۔ اگرچہ کسی رسالے کے بند ہونے پر عارضی طور پر دوسرا متبادل انتظام کرلینا کوئی نئی یا قابل تعجب بات نہیں۔ لیکن جب تک اس کی منظوری نہ ملے ضروری ہوتا ہے کہ باقاعدہ منظور شدہ اخبارات ورسائل کی طرح ہفت روزہ یا ماہنامہ جلد نمبر اور شمارہ نمبر نہ نکالا جائے۔ چہ جائیکہ (ہوشیاری سے) اس کے لیے وہ تمام مراعات حاصل کرلی جائیں۔ جن کا ایک منظور شدہ رسالہ مستحق ہوتا ہے۔ مگر قادیانیوں نے ان تمام قانونی پابندیوں کا خیال نہ کرتے ہوئے اپنی تاریخ کو دہرانا شروع کردیا ہے۔ کیونکہ ہفت روزہ "امن" کا جو شمارہ (۷۹، جلد ۷) ہمارے سامنے موجود ہے اس پر رجسٹرڈ نمبر درج نہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ باقاعدہ منظور شدہ نہیں ہے ورنہ اس کا اندراج ضرور ہوتا۔ مگر حیرانی اس بات پر ہے کہ اس کی ترسیل میں رعایتی ٹکٹ استعمال کیا گیا ہے۔ جو واضح طور پر ان کی عیاری اور ملی بھگت کی علامت ہے۔ جب کہ دیگر رسائل کے لیے ہر سال رجسٹریشن کی تجدید لازمی قرار دی گئی ہے۔ اور عدم تجدید کی صورت میں محکمہ ان کی ترسیل سے معذرت کرلیتا ہے۔ مگر یہاں اس سے امتیازی سلوک کیا جارہا ہے۔ پھر عموماً ہر جلد کے ۵۰ یا ۵۱ شمارے ہوتے ہیں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ قادیانی ہفت روزہ کی جلد ۷ کے ۷۹ شمارے شائع ہوچکے ہیں۔ نامعلوم مرزائیوں کے ہاں کتنے شماروں کی جلد ہوتی ہے؟ مرزائی امت اگر بُرا نہ منائے تو ہم یہ گذارش کریں گے کہ جھوٹ اور فریب کاری کے میدان میں اگرچہ ان کا کوئی ثانی نہیں مگر اس موقع پر وہ اپنے مقصد میں خاصے نامراد رہے ہیں۔ اس لیے کہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ تلبیس سے کام لیتے وقت "دروغ گو را حافظہ نباشد" کے مصداق ان کو یاد نہیں رہا کہ ہر جلد کے ۵۰، ۵۱ شمارے ہوتے ہیں۔

آخر میں ہم ارباب اقتدار سے گذارش کریں گے کہ ان ابلیسی مہروں کی تلبیس پر کڑی نگاہ رکھتے ہوئے ہفت روزہ "امن" فیصل آباد کے ایڈیٹر نوید اختر غازی، ایڈیٹر انچارج محمد اسلم ندیم اسسٹنٹ، ایڈیٹر میاں سجاد احمد، پبلشر حافظ اکرام الحق، پرنٹر ارشد مجید کے خلاف قانونی کاروائی کی جائے۔ اور انہیں غلط بیانی دھوکہ دہی کے جرم میں ایسی کڑی سزائیں دی جائیں کہ آئندہ کسی کو اس قسم کے گھناؤنے جرم کی ہمت نہ ہوسکے۔

سعید احمد جلالپوری

احرار تبلیغ کانفرنس سنہ ۱۹۳۴ء

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا ولولہ انگیز خطاب

مولانا تاج محمد صاحب مدرس قاسم العلوم فقیروالی

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا کہ اس علاقہ میں جہاں بت خدائی کا دعویٰ کرتے ہیں ، ہم غریبوں کا اکٹھا ہونا جن میں اکثر کا کوئی گھر بھی نہیں ہے۔ کوئی معمولی بات نہیں ہے ہم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے سرشار اس وادیٔ پرخار میں اس لیے وارد ہوتے ہیں کہ:

عاقبت منزل ما وادیٔ خاموشانست

حالیا غلغلہ در گنبدِ افلاک انداز

اور ہم گنبدِ افلاک میں جو غلغلہ برپا کریں گے اس کے نتیجہ میں انشاء اللہ فرعون کا تخت الٹ جائے گا۔ جور و جفا کی اس وادی میں حق و صداقت کا کلمہ بلند ہو کر رہے گا ۔ باطل سرنگوں ہوکر رہے اور صدق و صفا کی بہار آئے گی ۔یہاں ختم نبوت کے ترانے گائے جائیں گے ۔

اس علاقہ میں حکومت کے اندر ایک اور حکومت بنائی گئی ہے۔ جہاں ظلم ناانصافی تکبر اور غرور اتنا بڑھ گیا ہے کہ یہاں مسلمانوں کے تبلیغی اجتماع پر ناروا پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ جب میں مسوری سے امرتسر آیا تو انہی ظالموں کے اشارے پر پولیس سائے کی طرح میرے ساتھ لگی رہی۔ امرتسر پہنچنے پر مجھے دفعہ ۱۴۴ کے تحت دو سب انسپکٹروں نے نوٹس دیا۔

اللہ اللہ قادیان میں غریب شاہ نامی ایک مسلمان پٹ جاتا ہے۔ اور یہ دندناتے پھر رہے ہیں ۔ انہیں تمام تر آزادیاں میسر ہیں۔ پابندیاں اور سختیاں ہمارے لیے ہیں۔ انگریز کا غلام یہ ظالم سمجھتا ہے کہ محمد امین جان ہار گیا۔ حکومت کہتی ہے کہ گواہ نہیں تھا ۔ یہ چشم پوشی اور واضح جانبداری ہے حکومتِ وقت کی ذلہ ربائی سے قادیان میں مرزائیوں نے اتنے اختیارات حاصل کرلئے ہیں۔ جتنے بہاول پور ، پٹیالہ اور کشمیر کے والی اور مہاراجوں نے حاصل کیے ہوئے ہیں۔ پولیس فورس کا متعین کرنا صریحاً ناانصافی اور جانبداری ہے ۔ ہم یہاں فساد کے لیے تو نہیں آتے ۔ ہم تو فتنہ و فساد کی آگ بجھانے آتے ہیں ۔پولیس کی اتنی بھاری جمعیت مسلمانوں کو خوف زدہ اور ہراساں کرنے اور تبلیغ کانفرنس کو ناکام کرنے کے لیے متعین کی گئی ہے ۔ اور یہ صرف مرزائیوں کی سازش ہے ۔ مرزائی اپنے آقا (انگریز) کی چوکھٹ پر حاضر ہوئے ۔ روئے پیٹے ۔ جبہ سائی کی ۔ ناک رگڑی اور ہمارے خلاف حکومت کو بھڑکایا ۔ میں حکومت اور اس کی روحانی معنوی اولاد مرزائی دونوں کی مذمت کرتا ہوں۔ اور ان دین دشمنوں کے خلاف جہاد کا اعلان کرتا ہوں ۔

میں تو سوچتا ہوں کہ اگر یہ احرار کی تبلیغ کانفرنس نہ ہوتی تو معلوم نہیں کیا ہوجاتا ؟ حکومت کس قدر تشدد کرتی ؟ اور اگر ہماری عدم تشدد کی پالیسی نہ ہوتی تو آج قادیان میں پیروانِ حسینؓ اور فدایانِ ختم نبوت ہتھکڑیاں پہنے ہوتے ۔ ہزاروں عاشقانِ رسول اور محافظانِ ناموسِ رسالت کا بے پناہ خون بہتا ۔ میں آپ لوگوں کو تلقین کرتا ہوں کہ صبر و تحمل کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے ۔ زبان میں لغزش اور پاؤں میں

لرزش نہ آنے پائے۔ تکالیف کے سامنے خندہ پیشانی سے ڈٹے رہنا ہماری ریت ہے۔ عزم وہمت سے مصائب برداشت کریں۔ اور اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر قدم بہ قدم چلیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سب سے بڑا ورثہ یہی دیا ہے اور اپنی وراثت کوئی نہیں چھوڑتا۔

مولانا ظفر علی خاں اور میں اور ہمارے ہزاروں بہادر ساتھی علماء اور عوام پہلی مرتبہ قادیاں میں داخل ہوئے ہیں۔ ہم نے مرزائیوں کا چیلنج قبول کیا ہے۔ وہ جگہ جگہ یہ چیلنج دیا کرتے تھے کہ ہندوستان کے کسی مولوی کو قادیاں آنے کی جرأت نہیں۔ اب ہم آگئے ہیں۔ یہ کسی اکیلے آدمی کا کام نہیں یہ ایک جماعت کی طاقت ہے اور جماعت پر خدا کا ہاتھ ہوتا ہے۔

يد الله على الجماعة (الحديث)

مسلمانو! ہوشیار ہوجاؤ! یہ انگریز کا خود کاشتہ پودا سرسبز نہ ہونے پائے۔ سرزمین قادیاں میں ہم مسلمانوں کا یہ اجتماع کوئی میلہ ٹھیلہ نہیں۔ کوئی تفریحی پروگرام نہیں ہے۔ آج ہم سب کو ایک عزم یہاں کھینچ لایا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اس ناپاک زمین کو پاک کیا جائے۔ خدا اس زمین کو پاک کرے۔

یہاں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہوتی ہے یہاں شرک فی الرسالت ہوتا ہے۔ یہاں دنیا کے چالیس کروڑ مسلمانوں کے تیرہ سو سالہ عقیدہ کی توہین کی جاتی ہے۔ ہمارے دل زخمی کیے جاتے ہیں۔ اب یہ نہیں ہوگا کہ قادیانی قزاق ردائے نبوت پر حملہ کریں۔ اور مسلمان چشم پوشی سے اس کا تماشا کریں میں تو ایک بات جانتا ہوں کہ اگر کوئی شخص مکہ میں پیدا ہو۔ اور مکہ میں ہی مرے۔ لیکن اس کا دل رسول اللہ کی محبت سے خالی ہو تو اس کی نجات نہیں ہوسکتی۔ ہمارے دین کی یہی سب سے بڑی بنیاد ہے۔ میں دنیاوی اعتبار سے تو غریب ہوں مگر میرے دل میں کونین کی راحتوں، لذتوں اور عظمتوں سے زیادہ محبت وعظمت حضور علیہ السلام کی ہے۔ میں اس عقیدہ و محبت کو عام کرنا چاہتا ہوں۔ میں مسلمانوں کو عقیدہ ختم نبوت پہ مر مٹنے کی دعوت دیتا ہوں۔ یہ عقیدہ پہلے بھی ہزارہا عزیز جانوں کی قربانی سے پنپا تھا۔ اب بھی اس کا تحفظ جانِ عزیز کے مقدس نذرانے سے ہوگا۔

مسلمانو! ختم نبوت کے عقیدہ کو یوں سمجھو جیسے یہ ایک مرکز دائرہ ہے۔ جس کے چاروں طرف توحید، رسالت، قیامت، ملائکہ کا وجود، صحف سماوی کی صداقت، قرآن کریم کی حقانیت وابدیت، عالم قبر و برزخ، یوم النشور، یوم الحساب گردش کرتے ہیں۔ اگر یہ اپنی جگہ سے ہل جائے۔ تو سارا نظام درہم برہم ہوجائے گا۔ دین نہیں بچے گا۔ بات سمجھ میں آئی؟

مزید سمجھئے۔ جس طرح روشنی کے تمام مراتب عالم اسباب میں آفتاب پر ختم ہوجاتے ہیں۔ اسی طرح نبوت و رسالت کے تمام مراتب وکمالات کا سلسلہ بھی حضور رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مسعود پر ختم ہوجاتا ہے۔ آپ کی نبوت و رسالت وہ مہر درخشاں ہے جس کے طلوع کے بعد اب کسی روشنی کی مطلق ضرورت نہیں رہی۔ سب روشنیاں اسی نور اعظم صلی اللہ علیہ وسلم میں مدغم ہوگئی ہیں۔ جبھی تو مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آج بھی موسٰی علیہ السلام اس دنیا میں زندہ ہوتے تو انہیں بھی بجز میری اتباع کے چارۂ کار نہ ہوتا۔ اور حضرت عیسٰی علیہ السلام جو آخر زمانہ میں تشریف لائیں گے۔ تو نبی کی حیثیت سے نہیں بلکہ ابوبکر و عمر کی طرح امتی اور خلیفہ کی حیثیت سے۔

حکومت کو یاد رکھنا چاہیے کہ جو شخص بھی ختم نبوت کے تخت کی طرف میلی آنکھ سے دیکھے گا۔ ہم اس پر قہر الٰہی اور صدیق اکبر رضہ کا انتقام بن کر ٹوٹ پڑیں گے۔ اگر حکومت کوئی اور ہاتھ دیکھنا چاہتی ہے تو اس کی مرضی۔ ہم اس کے لیے بھی ہر گھڑی تیار ہیں۔

تم نے ہمیں بیسیوں مرتبہ آزمایا ہے تحریک خلافت ہو کہ مقامات مقدسہ کے احترام کا مسئلہ، راج پال ایجی ٹیشن ہو یا میکیگن کالج کا قضیہ۔ جب بھی کسی بدبخت ازلی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و وقار کے ماہتاب پر تھوکنے کی کوشش کی ہم نے اس کا منہ توڑا۔ حکومت کے جبر و تشدد کے باوجود ہمارے جذبۂ مزاحمت میں کبھی کمی نہیں آئی۔ جو قدم اٹھایا آگے بڑھا ہے پیچھے کبھی نہیں ہٹا۔

حکومت مرزائیوں کی درخواستوں پر کب تک ہمارا راستہ روکے گی۔ اور کب تک مرزائیوں کی جعلی نبوت کو پرشتیم

امپیریلزم کے سہارے چلائے گی۔ چند برسوں کی بات ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ، خود انگریز کا ٹاٹ لپیٹ دیا جائے گا۔ پھر اس طبقۂ خبیثہ کا کیا حشر ہوگا۔ جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انگریزی دریافت غلام احمد قادیانی کو نبی مانتے ہیں۔ صَدَقَ اللّٰہُ وَصَدَقَ الرَّسُوْلُ۔

فرنگی کے دم کٹے کتو! تمہاری تو کوئی حیثیت ہی نہیں۔ تمہاری طاقت و صولت کا بھانڈا بھی چوراہے کے بیچ پھوٹ جائے گا۔

علماء کرام! آپ نے کہیں تاریخ میں یہ پڑھا ہے کہ جو شخص اپنی ابتدائی تعلیم بھی مکمل نہ کرسکا ہو اور وہ نبی بنا ہو؟ ہمارے ہندوستان میں تو اس کی ایک بدترین مثال موجود ہے۔ ضلع گورداسپور کے ایک مغل کے ایک فرزند ناہنجار نے پانچویں جماعت میں فیل ہوکر نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور فرنگی کی پشت پناہی سے یہ بظاہر کامیاب بھی ہوا۔ مگر میرے نزدیک تو مرزا غلام احمد بہت بڑا دھوکے باز ہے۔ جس نے انگریز جیسے دھوکے باز کو بھی دھوکہ دیا۔ اور قرآن وحدیث سے ثابت ہے دھوکے باز نبی نہیں ہوسکتا۔ اور کوئی نبی دھوکے باز نہیں ہوتا۔

مگر میں فرنگیوں کے ان گماشتوں سے کہتا ہوں کہ تم سے نپٹنے کے لیے کوئی نہیں آیا۔ مگر ہاں سن رکھو اب تمہارا سابقہ مجلس احرار کے سرخپوش دیوانگانِ ختم نبوت سے ہے۔ میرے یہ بہادر بیٹے قادیان کی گلی گلی میں حضور کی ختم المرسلینی کے رجزیہ و بہاریہ نغمے الاپیں گے۔ اور غلام احمد کو انگریزوں کی خدمت کے عوض ملے ہوئے جھوٹے وقار کے شیش محل کو چکنا چور کردیں گے۔

ظالم (مرزا غلام احمد) تم نے نبوت کا دعویٰ کر ہی لیا تھا۔ اور تم اپنے تئیں نبی بن ہی بیٹھے تھے تو کم از کم اس نام و منصب کا وقار ہی قائم رکھا ہوتا۔ اور فرنگی کی چوکھٹ پر جبہ سائی نہ کرتے۔ اپنی جبین نیاز کو عدو اللہ فرنگی کی خاک نجس سے آلودہ نہ کرتے۔

"وائے روسیاہ تجھ سے تو یہ بھی نہ ہوسکا"

تجھ سے تو سابق کذاب و دجال مدعیانِ نبوت بہتر تھے۔ جنہوں نے دعویٰ نبوت کے بعد مسلمان بادشاہوں کے درباروں کی راہ تک نہ دیکھی۔ ان کا بھی ایک وقار تھا۔ مگر تجھ سا بے حیت تو خطۂ ارضی پر کوئی دوسرا نہیں۔

بے دل ہائے تمنا کہ نہ عبرت نہ ذوق
بے کسی ہائے تماشا کہ نہ دنیا ہے نہ دین

میرے علم کے مطابق ماضی میں جتنے مدعیان نبوت خذلہم اللہ گذرے ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی بدزبان اور مخالفین کے لیے مغلظات بکنے والا نہیں گزرا۔ لیکن ایک تم ہو کہ جس نے بدزبانی، بدکلامی، ہذیاں سرائی اور سب و شتم کی حد کردی۔ تم نے اپنے مخالفین کو جنگل کے سوّر اور ان کی عفت مآب خواتین کو کتیاں کہتے ہو۔ تمہاری کتابوں میں اتنی عفونت اور سڑاند ہے کہ کوئی شریف آدمی ناک پر کپڑا رکھے بغیر دیکھ نہیں سکتا۔

یاد رکھو! تمہارا یہ جبر و جور و جفا ہمارا راستہ نہیں روک سکتا۔ تم ہمیں بار بار آزما چکے ہو۔ انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب تمہارا سورج غروب ہوگا اور تمہارا ٹاٹ لپیٹ دیا جائے گا۔

بقیہ :- کاروان

کے لیے ایسے خطوط لکھے ہیں جن سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ کلمہ طیبہ کو مٹایا جارہا ہے۔ اس سلسلہ کے کچھ خطوط سکھر شہر کے تجارتی طبقہ کو بھی آئے ہیں۔ ۲۸ دسمبر ۸۴ء کو بروز جمعہ سکھر کی اہم مساجد میں خصوصاً جامع مسجد بندر روڈ میں ان خطوط کے خلاف ختم نبوت سکھر اور عوام الناس اہل اسلام کی طرف سے غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ اور قراردادیں پاس کی گئیں۔ حضرت مولانا طفیل احمد صاحب نے خطیب جامع مسجد نے ولولہ انگیز انداز میں مسئلہ ختم نبوت کو بیان فرمایا اور حکومت پاکستان سے پُرزور مطالبہ کیا فی الفور قادیانی ٹولہ کی اس نئی شرارت کا سختی سے نوٹس لیا جائے۔ نیز ان خطوط سے قادیانیوں کے خلاف تمام فیصلہ جات اور آرڈیننس کی کھلم کھلا خلاف ورزی کرکے ان کا مذاق اڑایا گیا ہے لہٰذا حکومت فوراً اس نازک مسئلہ کی طرف توجہ کرے۔

حُرمتِ جہاد

حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر رحمۃ اللہ علیہ

مرزائیت پچھلے دور کی برطانوی حکومت کی سیاسی مصلحتوں کا "خود کاشتہ "پودا" ہے جس کا اعتراف خود اس مذہب کے بانی مرزا غلام احمد نے کیا ہے۔ پچھلی صدی کے دوران میں برطانیہ کی استعمار خواہانہ سیاست کو جس نے اسلامی ملکوں کو برطانوی جھنڈے کے زیر سایہ لانے کی زبردست مہم جاری کر رکھی تھی۔ اسلامی ملکوں میں جابجا مسلمانوں کے جذبۂ جہاد کا مقابلہ درپیش تھا۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر گلیڈ سٹون نے پارلیمنٹ میں قرآن کریم کو اپنے ہاتھ میں لے کر یہ کہا تھا۔ کہ جب تک یہ کتاب موجود ہے اس وقت تک برطانیہ کو اسلامی ملکوں پر تسلط جمانے میں دقتیں پیش آتی رہیں گی۔ اس دور میں انگریز ہندوستان میں مسلمانوں کی سیاسی طاقت کو پامال کرنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ اور بچے ہوئے بسے ہوئے مسلمان دل سے فرنگی حکومت کے استیلا کو برا محسوس کر رہے تھے۔ مسلمانوں کے علمائے حق ہندوستان کو دارالحرب قرار دے رہے تھے۔ اس دور میں مرزا غلام قادیانی نے مہدی، مسیح موعود، نبی اور رسول ہونے کے دعووں کے ساتھ مسلمانوں میں سے ایک ایسی جماعت تیار کرنے کا کام شروع کر دیا جو برطانیہ کی حکومت کو منجانب اللہ آیۂ رحمت سمجھے۔ اس کی غیر مشروط وفاداری کا دم بھرے۔ جہاد بالسیف کے عقیدہ کو مذہباً باطل ٹھہرا کر حکام وقت کی خوشنودی حاصل کرے۔ کیونکہ مسلمانوں کا یہی وہ جذبہ تھا جو دنیا میں ہر جگہ برطانیہ کی استعماری سیاست کی راہ میں مزاحم ہو رہا تھا۔ اور مسلمانوں کے اسی جذبہ سے برطانیہ کی حکومت کو ہندوستان میں خطرہ تھا کہ کہیں یہ جذبہ ملک میں پھر ۱۸۵۷ء کے جہاد آزادی کی سی کیفیت پیدا نہ کر دے۔ مرزائیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے مسلمانوں کے ان عقائد پر ضرب لگانے کے لیے سرکار انگریزی کی وفاداری اور جہاد بالسیف کے عقیدے کی تنسیخ کے حق میں اتنا لٹریچر تصنیف کیا جس سے خود اس کے قول کے مطابق پچاس الماریاں بھر سکتی ہیں۔ اس نے اپنی تحریروں میں بڑے فخر سے دعویٰ کیا ہے کہ میں نے جہاد کے عقیدہ کی تردید میں اشتہارات چھپوا چھپوا کر روم اور شام اور دوسرے اسلامی ملکوں میں بھجوائے۔ صرف یہی نہیں بلکہ مرزا غلام احمد نے دین مرزائیت کی بنیاد رکھنے کے بعد برطانوی حکومت سے درخواست کی کہ سرکار عالیہ اور اس کے حکام اپنے خود کاشتہ پودے یعنی مجھے اور میری جماعت احمدیہ کو نہایت مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ مرزا غلام احمد نے سرکار انگریزی کے سائے کو اپنی نبوت و رسالت کے لیے "ربوہ" یعنی جائے پناہ قرار دیا۔ اور خدمت سرکار کے جوش میں نبی ہونے کا دعویٰ رکھنے کے باوجود جاسوسی اور مخبری کی رضاکارانہ خدمات انجام دیں۔ انگریز کی وفاداری اور حرمت جہاد کے لیے مرزا غلام احمد قادیانی کے چند اعلانات اور اس کی اس نامسعود کوشش کے چند حوالہ جات درج کئے جاتے ہیں۔

انگریزی تحریک

مرزا غلام احمد نے ہندوستان اور انگلستان کی فرماں روا ملکہ وکٹوریہ کو عاجزانہ اور خادمانہ عرضداشت بھیجی تھی۔ جسے "ستارۂ قیصرہ" کے نام سے شائع کیا اس میں لکھا ہے:

"اے بابرکت قیصرۂ ہند تجھے یہ تیری عظمت اور نیک نامی مبارک ہو۔ خدا کی نگاہیں اس ملک میں

خدا کی رحمت کا ہاتھ اس رعایا پر ہے۔ جس پر تیرا ہاتھ ہے۔ تیری ہی پاک نیتوں کی تحریک سے خدا نے مجھے بھیجا ہے" (ستارۂ قیصرہ ص۱۱)

انگریزی نور

اسی درخواست میں قادیانی الہامی نے عرض کیا ہے:۔

"اے ملکہ معظمہ تیرے وہ پاک ارادے ہیں جو آسمانی مدد کو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں۔ اور تیری نیک نیتی کی کشش ہے جس سے آسمان رحمت کے ساتھ زمین کی طرف جھکتا جاتا ہے اس لیے تیرے عہد سلطنت کے سوا اور کوئی بھی عہد سلطنت ایسا نہیں ہے۔ جو مسیح موعود کے ظہور کے لئے موزوں ہو۔ سو خدا نے تیرے نورانی عہد میں آسمان سے ایک نور (غلام احمد قادیانی ناقل) نازل کیا کیونکہ نور نور کو اپنی طرف کھینچتا ہے"۔ (ستارۂ قیصرہ ص۳)

عیسائی (تثلیث) تین خداؤں کے قائل ہیں۔ خنزیر انگلستان کے عیسائیوں کی من بھاتی خوراک ہے شراب ان کی عبادت عشائے ربانی کا جزو اعظم ہے۔ ملکہ وکٹوریہ عیسائی ہی نہیں بلکہ عیسائیت کی پشت پناہ تھیں۔ قادیانی الہامی صاحب نے تثلیث کی قائل خمر و خنزیر کی مشتاق اور اسلامی سلطنتوں کو پامال کرنے والی ملکہ وکٹوریہ کو اس لیے نور قرار دیا ہے کہ اس کے عہد میں مرزائیت نے جنم لیا تھا۔ اور اس کی حکومت مرزائیت کی پشت پناہ تھی۔

انگریزی پودا

مرزا غلام قادیانی نے انگریز لیفٹیننٹ گورنر پنجاب کو درخواست ارسال کی تھی اس کے چند جملے یہ تھے۔

"یہ التماس ہے کہ سرکار دولتمدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس سال کے متواتر تجربے سے ایک وفادار جاں نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے ——

کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے خیر خواہ اور خدمت گزار ہے اس خود کاشتہ پودے کی نسبت نہایت حزم و احتیاط سے اور تحقیق و توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو نہایت مہربانی سے دیکھیں۔ ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنا خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے۔"

(تبلیغ رسالت، مجموعہ اشتہارات مرزا غلام احمد قادیانی)

اب تو جادو سر چڑھ کر بول اٹھا ہے صاف اقرار ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی، اس کا خاندان اور اس کی جماعت ساحرِ افرنگ کا لگایا ہوا درخت ہے ساحر انگلستان نے یہ درخت لگایا اسی نے اس کی آبیاری کی اسی نے اسے پروان چڑھایا۔ وہی اس کے پھلنے پھولنے کا ذمہ دار ہے۔

انگریزی اطاعت ہی مذہب ہے

مدعی نبوت مرزا غلام احمد نے لکھا ہے:۔

"سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں۔ دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو سو وہ سلطنت حکومتِ برطانیہ ہے"

(شہادت القرآن ص۸۶)

قادیانی الہامی کے ان الفاظ کا صاف مفہوم یہ ہے کہ مرزا کے خود "ساختہ اسلام" میں جیسے اللہ تعالیٰ کی

اطاعت فرض ہے ویسے ہی انگریزی حکومت کی اطاعت فرض ہے۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے سچ فرمایا ہے۔

؎ سلطنت اغیار را رحمت شمرد
رقصہا گرد کلیسا کرد و مُرد

کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریزوں کی حکومت کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سمجھا وہ عمر بھر گرجا اور صلیب کے گرد رقص کرتا رہا اور اسی حالت میں مرگیا۔

انگریزی اطاعت

مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے:

"میں بیس برس تک یہی تعلیم اطاعت گورنمنٹ انگریزی کی دیتا رہا اور اپنے مریدوں میں یہی ہدایتیں جاری کرتا رہا" (تریاق صـ ۲۶)

انگریزی اطاعت اور پچاس ہزار کتابیں

قادیانی مدعیٔ نبوت نے تحریر کیا ہے:

"مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی وہ یہ تھی کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں اور رسائل اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک اور نیز دوسرے بلاد اسلام میں اس مضمون کے شائع کیے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن ہے لہٰذا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ اس گورنمنٹ کی سچی اطاعت کرے اور دل سے اس کا شکرگزار رہے اور یہ کتابیں میں نے مختلف زبانوں یعنی اردو، فارسی، عربی میں تالیف کرکے اسلام کے تمام ملکوں میں پھیلا دیں اور یہاں تک اسلام کے دو مقدس شہروں مکے اور مدینہ میں بھی بخوبی شائع کردیں اور روم کے پایۂ تخت قسطنطنیہ اور بلاد شام اور مصر اور کابل اور افغانستان کے متفرق شہروں میں جہاں تک ممکن تھا، اشاعت کردی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلیظ خیالات چھوڑ دیئے جو نافہم ملاؤں کی تعلیم سے ان کے دلوں میں تھے۔ یہ ایک خدمت مجھ سے ظہور میں آئی ہے کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں سے اس کی نظیر کوئی مسلمان دکھلا نہیں سکا۔" (ستارہ قیصرہ صـ ۳ تحفہ کلاں)

انگریزی حمایت

"میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے"
(تریاق القلوب طبع قادیان صـ ۲۸ مصنفہ غلام احمد)

مرزائیت کی پناہ گاہ

"خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنا دیا ہے۔ یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے۔ نہ یہ امن مکہ معظمہ میں مل سکتا ہے اور نہ مدینہ میں اور نہ سلطان روم کے پایۂ تخت قسطنطنیہ میں"
(تریاق القلوب صـ ۲۶)

انگریز کے جاں نثار

"جو لوگ میرے ساتھ مریدی کا تعلق رکھتے ہیں وہ ایک ایسی جماعت تیار ہوتی جاتی ہے کہ جن کے دل اس گورنمنٹ کی سچی خیرخواہی سے لبالب ہیں۔ ان کی اخلاقی حالت اعلیٰ درجہ پر ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ وہ تمام اس ملک کے لیے دلی جان نثار ہیں"
(تبلیغ رسالت جلد ۶ صـ ۹۵)

انگریز کے شکر گزار

"اور ہم پر اور ہماری ذریت پر یہ فرض ہوگیا کہ اس مبارک گورنمنٹ کے ہمیشہ شکر گزار رہیں۔"

(ازالہ اوہام صہ ۵۸)

جہاد حرام

جہاد کرنے والے خدا کے دشمن اور نبی کے منکر ہیں۔

قادیانی الہامی نے لکھا ہے:۔

"اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال!
دین کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صہ ۳۹)

جہاد قطعاً حرام ہے

"آج کی تاریخ تک تیس ہزار کے قریب یا کچھ زیادہ میرے ساتھ جماعت ہے جو برٹش انڈیا کے متفرق مقامات میں آباد ہے اور ہر شخص جو میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کو مسیح موعود مانتا ہے اسی روز سے اس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانے میں جہاد قطعاً حرام ہے کیونکہ مسیح آچکا۔ خاص کر میری تعلیم کے لحاظ سے اس گورنمنٹ انگریزی کا سچا خیر خواہ اس کو بننا پڑتا ہے۔"

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد ضمیمہ صہ ۷)

برطانوی گورنمنٹ سے جہاد نہیں

"میں نے بیسیوں کتابیں عربی، فارسی اور اردو میں اس غرض سے تالیف کی ہیں کہ اس گورنمنٹ محسنہ سے ہرگز جہاد درست نہیں بلکہ سچے دل سے اطاعت کرنا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔ چنانچہ میں نے یہ کتابیں بصرف زرکثیر چھاپ کر بلاد اسلام میں پہنچائی ہیں۔"

(تبلیغ رسالت جلد ششم صہ ۶۵)

جہاد کا سوال حماقت ہے

"بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں سو یاد رہے یہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے کیونکہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے اُس سے جہاد کیسا؟"

(شہادت القرآن طبع قادیاں صہ ۸۶)

جہاد کا حکم موقوف

"جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ کے زمانے میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا۔ اور شیر خوار بچے بھی قتل کیے جاتے تھے پھر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بچوں اور بوڑھوں اور عورتوں کو قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر بعض قوموں کے لیے بجائے ایمان کے صرف جزیہ قبول کیا گیا۔ اور پھر مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا۔"

(اربعین نمبر ۴ حاشیہ صہ ۱۵)

انگریزی اطاعت اور مخالفتِ جہاد

"میں نے مخالفت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھیں ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں۔ تو پچاس الماریاں بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابیں تمام ممالک عرب اور مصر و شام و کابل اور روم تک پہنچادی ہیں۔ میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیرخواہ ہو جائیں...... اور جہاد کے جوش دینے والے مسائل، جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہوجائیں۔"

(تریاق القلوب طبع قادیان ص۲۵،۲۶)

جہاد کا خیال غلط ہے

"دوسرا امر قابل گذارش یہ ہے کہ میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو قریباً ساٹھ برس تک پہنچا ہوں اپنی زبان اور قلم سے اہم کام میں مشغول ہوں کہ تا مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیرخواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں اور ان کے بعض کم فہموں کے دلوں سے غلط خیال جہاد وغیرہ کے دور کروں جو دلی صفائی اور مخلصانہ تعلقات سے روکتے ہیں"

(تبلیغ رسالت جلد ۷، ص ۱۹)

آئندہ جہاد کی انتظار نہیں

وہ مسلمانوں کے فرقے میں سے یہ فرقہ جس کا خدا نے مجھے امام اور پیشوا مقرر فرمایا ہے ایک امتیازی نشان اپنے ساتھ رکھتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس فرقے میں تلوار کا جہاد بالکل نہیں اور نہ اس کی انتظار ہے بلکہ یہ مبارک فرقہ نہ ظاہری طور پر اور نہ پوشیدہ طور پر جہاد کی تعلیم کو ہرگز جائز نہیں سمجھتا اور قطعاً اس بات کو حرام جانتا ہے کہ دین کے لیے لڑائیاں کی جائیں۔"

(اشتہار واجب الاظہار منسلکہ تریاق القلوب طبع سوم ص ۳۳۲)

بقیہ: کاروان

ربوہ کا نام صدیق آباد رکھا جائے

جامع مسجد نوری ریلوے اسٹیشن ٹالھی ضلع تھرپارکر بروز جمعۃ المبارک مورخہ ۴ جنوری ۱۹۸۵ء کو مولانا عبدالغفار نے جمعہ کے عظیم الشان اجتماع میں قرارداد پیش کی جسے پورے اجتماع نے یک زبان منظور کیا کہ ربوہ کا نام تبدیل کرکے محافظ اوّل ختم نبوت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نام نامی پر صدیق آباد رکھا جائے۔ اب متعلقہ حکام کا فرض ہے کہ مسلمانوں کا یہ متفقہ مطالبہ منظور کیا جائے۔

ایک قادیانی کا قبول اسلام

مسمی محمود احمد خان عباسی ولد احمد خان عباسی سکنہ جنڈ ضلع اٹک، حال مقیم (برائے ملازمت) مغربی جرمنی نے مولانا بشیر احمد اور مبلغ ختم نبوت کی موجودگی میں برضا و خوشی مولانا خلیل احمد خطیب جامع مسجد و ناظم اعلیٰ ختم نبوت سکھر کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری رسولؐ و نبیؐ تسلیم کرتے ہوئے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر مدعی نبوت خصوصاً مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعوؤں میں کذاب، دجال، کافر دائرہ اسلام سے خارج، فریب کار اور مکار ہے۔ اور مرزائیت سے توبہ اور برأت کا اعلان کیا۔

قادیانیوں کی نئی شرارت پر سکھر میں غم و غصہ

چونکہ پورے ملک میں مرزائیوں نے مسلمانوں کو ورغلانے

باقی ص ۹ پر

جناب کرنل ربیع اللہ صاحب اسلام آباد

نفاذ اسلام اور اصلاح معاشرہ کے بنیادی تقاضوں کے بارے میں چند تجاویز

عقائد و عبادات

(۱) اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے آرڈیننس کے اجراء کی ضرورت۔

(۲) ریلوے پلیٹ فارموں پر نصب شدہ لاؤڈ سپیکر سے اذان نشر کرنے کی تجویز اور مساجد کی تعمیر۔

(۳) حفاظ قرآن کی سرپرستی کرنے کی سفارش۔

(۴) قرآن پاک میں تحریف کرنے کی اسرائیلی سازش کو ناکام بنانے میں ضروری کاروائی کرنے کا مطالبہ

(۵) لوک ورثہ کے فروغ کے لیے ترقی کورس کا اہتمام کرنے کے بجائے۔ دعوت الی اللہ کے کورسز کا اہتمام کیا جائے۔

(۶) امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے کام کی اہمیت و ضرورت اور حکومت کی ذمہ داریاں۔

(۷) خدمت خلق بلا تمیز حکومت کا نصب العین ہونا چاہیے۔

قانون وعدل

(۱) چادر اور چار دیواری کے تحفظ کے لیے قانون سازی کی ضرورت۔

(۲) ناچ گانے کے کاروبار کو کالعدم قرار دیا جائے۔

(۳) وی سی آر کی درآمد پر فوری پابندی اور ملک میں موجود تمام قانونی اور غیر قانونی وی سی آر سرکاری تحویل میں لیے جائیں۔

(۴) کتوں کے مقابلہ حسن (ڈاگ شو) ایسی خرافات کی ممانعت کی جائے

(۵) ریڈیو اور ٹی وی پر کھیلوں کی نمائش اور خواتین کی کھیلوں کی نمائش و نشریہ کو بند کیا جائے۔

(۶) بیوٹی پارلرز کو ممنوع قرار دیا جائے۔

(۷) سگریٹ نوشی کو دفاتر اور اشتہارات میں بند کرنے کی سفارش اور تمباکو کی کاشت پر پابندی لگانے کی تجویز۔

(۸) مکمل امتناع شراب کا قانون نافذ کیا جائے۔

(۹) قادیانیوں کے بارے میں سروے کا المیہ۔

(۱۰) حالیہ صدارتی آرڈیننس ارتداد قادیانیت کا مکمل حل دینے

اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے آرڈیننس کے اجراء کی ضرورت

۱۹۷۳ء کے آئین کی درج ذیل دفعہ نمبر ۲۲۷ ملاحظہ ہو جس کے تحت قوانین کا ایک متوازی نظام رہے گا۔ جس میں تھوڑی بہت اسلام کی پیوند کاری کی جائے گی۔ تاکہ وہ خلاف شریعت نہ رہیں۔

* تمام موجودہ قوانین کو قرآن پاک اور سنت میں منضبط اسلامی احکام کے عین مطابق بنایا جائے گا۔ جس کا اس حصے میں بطور اسلامی احکام حوالہ دیا گیا ہے۔ نیز ایسا کوئی قانون وضع نہیں کیا جائے گا جو مذکورہ احکام

سے منافی ہو۔"

شرعی نظام کے لیے ——— اصولاً یہ شق ہونی چاہیے تھی۔ "شریعت اسلامیہ ملک کا قانون ہوگا۔" تاکہ ہمارا ماخذ انگریز کے قانون (ماسوائے جزوی تبدیلی) کی بجائے قرآن و سنت ہو۔

لہٰذا یہ اشد ضروری ہے کہ صدر مملکت مندرجہ ذیل آرڈیننس جاری فرمائیں۔

"تمام امور شریعت کے مطابق طے کیے جائیں گے۔ شریعت کے علاوہ نظام باطل ہوگا۔"

اگر حکومت نفاذ اسلام کے بارے میں واقعی اپنے نعرے اور دعوے میں مخلص ہے۔ تو اسے مندرجہ بالا آرڈیننس جاری کرکے اپنے اخلاص کو ثابت کرنا ہوگا۔ ورنہ اسلامی نظام کے خواہاں یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوں گے کہ حکومت اسلام کا نعرہ محض اپنے اقتدار کو طول دینے کے لیے لگا رہی ہے۔

وضاحت: موجودہ حکومت کی حکمت عملی تدریج پر مبنی ہے۔ لیکن تدریج کے لیے جن امور کو مدنظر رکھا گیا ہے ان کی وجہ سے عمل میں پیش رفت نہیں ہو رہی۔ ذیل میں ان امور کا جائزہ لیا جارہا ہے۔

(الف) کوڈیفکیشن

ہمارا کوڈ اللہ کی کتاب اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔ ان کا ترجمہ سمجھنے کے لیے تو کیا جاسکتا ہے لیکن ترجمہ کو حتمی حیثیت نہیں دی جاسکتی۔ شریعت کے جس حصے کا کوڈ بنے گا وہ شریعت کے اس حصہ کو حذف (SUPERSEDE) کردے گا۔ فیصلے قرآن و سنت کے مطابق ہونے لازم ہیں ترجمہ کو قرآن و سنت نہیں کہا جاسکتا۔ ہمارے پاس الجامع اور المختصر کی شکل میں احکام کے مجموعہ جات مہیا ہیں۔ جن پر عمل کیا جاسکتا ہے۔ کوڈیفکیشن قابل عمل نہیں۔ اس عمل میں برسوں لگیں گے۔ پھر بھی کامیابی کی ضمانت نہیں۔

(ب) افراد کی کمی

غیر شرعی نظام میں شریعت کے لیے افراد کیسے تیار کیے جاسکتے ہیں۔ غیر شرعی نظام میں طاقت ان لوگوں کے پاس ہوگی جو اس نظام سے متفق ہوں گے۔ شریعت کے لیے کام کرنے والوں کے لیے مناسب مواقع نہ ملیں گے

شریعت کے نفاذ کے لیے غیر شرعی نظام کا باطل ہونا ضروری ہے۔ موجودہ نظام کو باطل قرار دینے سے کوئی دشواری نہیں ہوگی۔ درمیانی عرصہ کے لیے مروجہ قواعد و ضوابط اور قوانین سے استفادہ جائز ہوگا۔ بشرطیکہ وہ شریعت کے مطابق ہوں۔

شریعت کو بطور قانون اور طرز معاشرت کے بالا دستی حاصل ہونے کے لیے یہ ضروری ہے کہ تمام کلیدی مناصب پر فائز ایسے حکام جو اسلامی نظام کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ ایسے عناصر کی تطہیر کی جائے اور انہیں تبدیل کرکے ایسے حکام مقرر کیے جائیں جو اسلام کو دل و جان سے چاہتے ہوں تاکہ اسلام کی راہیں کھل سکیں۔

(ج) ترمیم

مناسب ہوگا کہ آئین میں درج بالا دفعہ ۲۲۷ میں ضروری ترمیم کی جائے اور یہ الفاظ درج کیے جائیں کہ "پاکستان میں شریعت کے علاوہ ہر نظام باطل ہوگا اور تمام امور شریعت کے مطابق ہوں گے۔"

قیام نظام اسلام اس وقت ممکن ہے جب ملک کی باگ ڈور ان لوگوں کے ہاتھ میں ہوگی جو اسلام کو اپنی زندگیوں پر پوری طرح نافذ کرتے ہوں اور اسلامی قوانین سے پوری باخبر ہوں اور ان پر علم کے ساتھ عمل کرنا بھی جانتے ہوں۔ یہاں یہ واضح رہے کہ تن من دھن کی بازی لگائے بغیر اسلامی نظام نافذ نہیں ہوسکتا۔

صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کے نام

ایک کھلا خط

بخدمت جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب

صدر اسلامیہ جمہوریہ پاکستان۔ راولپنڈی

السلام علیکم!

اسلامی تعلیمات اور آپ کے احکامات کی روشنی میں پاکستان میں اقلیتوں کی فلاح اور بہبود ان کے جان و مال کا تحفظ اور روزمرہ کی زندگی میں انہیں مسلمانوں کے برابر حقوق دینا بلاشبہ ایک مستحسن عمل ہے۔ لیکن جب کسی اقلیتی فرقے کا کوئی رکن کسی اعلیٰ عہدہ پر فائز ہو۔ اور اپنے وسیع اختیارات کا فائدہ اٹھا کر اپنے فرقے کے افراد کی جائز ناجائز پرورش کرے۔ اور اس کے برعکس مسلمانوں کو بے دریغ مالی نقصان پہنچائے ذہنی پریشانیوں میں مبتلا کرے، ان میں بے چینی اور بددلی پیدا کرنے کے لیے باقاعدہ منصوبہ بندی کرے تو اس کا نوٹس لینا اور مناسب اقدامات کرنا بھی حکومت وقت کا فرض بن جاتا ہے۔

اس ضمن میں گذارش ہے کہ عبدالجلیل خان مسلمہ طور پر قادیانی فرقہ کے ایک بہت سرگرم رکن ہیں۔ عرصہ چھ سال سے زائد ملٹری لینڈ اینڈ کنٹونمنٹ (D.M.L & C) وزارت دفاع حکومت پاکستان کے عہدہ پر تعنیات ہیں۔ ان کی اپنے فرقے کی اعانت اور مسلمانوں سے متعصبانہ روش کا مجسم ثبوت موجود ہے جو کہ مسلمانوں کے خلاف ان کی سازشوں کا آئینہ دار ہے اور آپ کی فوری توجہ اور مناسب کارروائی کا متقاضی ہے ذیل میں عبدالجلیل خان کے متعلق چند قابل غور حقائق اور ان کے اعمال کی کچھ مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

۱۔ حکومتِ پاکستان کی مرتب کردہ حساس فہرست (SENSITIVE LIST) کے مطابق کچھ کلیدی آسامیوں پر اقلیتی فرقے کے کسی رکن کو تعنیات نہیں کیا جاسکتا۔ اس فہرست میں D.M.L & C کی آسامی جو کہ پاکستان بھر میں تمام کنٹونمنٹ بورڈز کی حاکم اعلیٰ کی حیثیت رکھتی ہے۔ بھی شامل ہے۔ لیکن نامعلوم کن وجوہات کی بناء پر عبدالجلیل خان ۱۹۷۷ء سے اس عہدہ پر فائز چلے آرہے ہیں۔

۲۔ عبدالجلیل خان کو ۱۹۷۷ء میں سیکریٹریٹ گروپ نے مذہبی امور کی وزارت میں بحیثیت جوائنٹ سیکریٹری مقرر کیا تھا لیکن انہوں نے اسے نامنظور کیا اور اپنے اثر و رسوخ سے M.L & C گروپ میں گریڈ ۲۰ کی ترقی حاصل کرلی اور ڈپٹی ڈائریکٹر کی حیثیت میں دوہری ترقی پاکر ایڈیشنل ڈائریکٹر بننے کے بجائے ڈائریکٹر بن گئے۔

۳۔ عبدالجلیل خان D.M.L & C بننے کے بعد جبکہ قادیانی آئینی طور پر ایک غیر مسلم اقلیتی فرقہ قرار دیے جاچکے تھے مسلمان بن کر اور پاکستانی وفد میں شامل ہوکر R.C.D کی ایک میٹنگ میں ترکی جانے میں کامیاب ہوگئے اور وہاں سے پھر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرکے عمرہ ادا کرنے کے لیے سعودی عرب چلے گئے جبکہ بیت اللہ میں ان کا داخلہ سعودی قوانین کی صریحاً خلاف ورزی تھی لیکن زکوٰۃ آرڈیننس کے نفاذ کے بعد انہوں نے اپنے آپ کو حلفاً قادیانی ظاہر کیا اور اپنے بنک اکاؤنٹ میں سے زکوٰۃ کی کٹوتی کی رقم واپس وصول کی۔ اور ایک بار پھر اپنی بیوی اور بچوں کے نام مسلمانوں کے لیے مخصوص قانون (MUSLIM LAW) کے تحت اپنی جائیداد منتقل کرواکے ہزاروں روپیہ کے ٹیکس اور انتقال ڈیوٹی ادا کرنے سے بچ گئے۔

۴۔ عبدالجلیل خان نے ایبٹ آباد کنٹونمنٹ میں تقریباً ۵۰ پلاٹ اپنے فرقے کے ملکی اور غیر ملکی افراد سے ربوہ کی درخواستیں حاصل کرکے ملٹری

اکاڈمی (MILITARY ACADMY) کے قریب ایسی صورت میں الاٹ کر دیئے تاکہ وہاں بالآخر قادیانیوں کا تبلیغی مرکز بن جائے۔ جس سے مستقبل کے فوجی افسران کے ذہنوں کو متاثر کیا جاسکے۔

۵۔ گجرانوالہ کنٹونمنٹ میں ایک قادیانی آفس سیکریٹری کو انٹی کرپشن والوں نے موقع پر گرفتار کیا۔ لیکن عبدالجلیل خان نے اس کے خلاف کوئی کاروائی نہ ہونے دی اور اسے ترقی دے کر سیکریٹری بنا دیا۔ جو آجکل سرگودہا کنٹونمنٹ میں تعنیات ہے۔

۶۔ کراچی کنٹونمنٹ بورڈ کے دفتر میں ایک قادیانی انسپکٹر مسمی مسعود احمد کے خلاف بدعنوانی کا جرم ثابت ہوا اور اسے ملازمت سے برطرف کر دیا گیا۔ لیکن عبدالجلیل خان نے اسے دوبارہ ملازمت دے کر کوئٹہ کنٹونمنٹ میں بھیج دیا۔ مسعود احمد کوئٹہ میں بھی ایک سنگین جرم کا مرتکب ہوا اور اسے عدالت سے سزا ملنے پر ملازمت سے برطرف کر دیا گیا۔ لیکن عبدالجلیل خان نے اپنے اختیارات کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے مسمی مسعود احمد کی برطرفی کے حکم کو ریٹائرمنٹ میں تبدیل کر دیا اور اسے تمام مراعات دلوا دیں اور وہ شخص اب بھی پنشن وصول کر رہا ہے۔

۷۔ عبدالجلیل خان نے راولپنڈی چھاؤنی میں فردوس روڈ پر اپنے نام پر ایک پلاٹ اس طرح سے الاٹ کر دیا کہ اس کے عقب میں ایک دوسرے پلاٹ کے لیے کوئی راستہ نہ رہا اور بعد ازاں دوسرا پلاٹ بھی اپنے نام الاٹ کروا کر اس پر قبضہ کر دیا۔

۸۔ مری چھاؤنی میں عبدالجلیل خان نے اپنے قادیانی دوست ڈاکٹر محمد آصف کو معمولی شرائط پر بہت قیمتی کمرشیل زمین دے دی۔ جس پر ڈاکٹر موصوف نے ۲۰ سے زائد دکانیں بنا کر بہت بڑی پگڑی کی رقم وصول کی اور اس طرح حاصل شدہ رقم سے اب وہ مری میں بقایا زمین پر ایک بہت بڑا اور جدید قسم کا ہوٹل تعمیر کر رہا ہے۔ اور مری میں سب سے بڑی کمرشیل جائیداد کا مالک بن گیا ہے۔

۹۔ عبدالجلیل خان نے تمام لازمی تحقیقاتی کاروائی کو برطرف کر کے کراچی کنٹونمنٹ میں سرکاری فنڈ میں سے صرف تین دن میں اٹھارہ لاکھ کی کثیر رقم ادا کر کے اپنے ایک قادیانی بھائی کی تین کوٹھیاں اپنے محکمہ کے لیے خرید لیں۔ اور مثل کا پیٹ بھرنے کے لیے تحقیقاتی کاروائی بعد میں کی۔ ان کوٹھیوں کی مرمت پر بعد میں کئی لاکھ روپے خرچ کئے گئے۔

۱۰۔ عبدالجلیل خان کے متعلق وزارت دفاع کے پاس بھی متعدد شکایات ہیں۔ لیکن بقول ان کے ایک دوست عبدالجلیل خان کے ہاتھ اتنے لمبے ہیں کہ ان کے خلاف ابتک کوئی کاروائی نہیں کی گئی۔ عبدالجلیل خان کے متعلق مجلس شوریٰ کے کچھ ممبران سوالات بھی کر چکے ہیں۔ لیکن ان کا کبھی کوئی واضح جواب حکومت کی طرف سے نہیں دیا گیا۔ اس کے علاوہ عبدالجلیل خان کے خلاف کچھ شکایات اس وقت محتسب اعلیٰ کے پاس بھی زیر غور ہیں۔

مرزائی پروری اور مسلمان دشمنی کی کئی مثالیں ہمارے سامنے ہیں جنہیں ہم آپ کی جانب سے اس مسئلہ پر توجہ دینے پر پیش کر دیں گے ان حالات میں مجلس تحفظ ختم نبوت آپ سے پرزور اپیل کرتی ہے کہ عبدالجلیل خان جبکہ وہ اپنے موجودہ عہدہ پر سات برس گذار چکا ہے یہ آسامی حکومت کی حساس فہرست پر بھی موجود ہے۔ اور قادیانی فرقہ کے موجودہ عزائم کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں برائے کرم عبدالجلیل خان کو فوری طور پر معطل کیا جائے۔ اور اس کے خلاف مسلسل شکایات کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائے۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ آپ ہمارے بیان کی صداقت کو جاننا ضروری سمجھیں گے اور انصاف کا تقاضہ پورا کرنے کی غرض سے مناسب احکام جاری فرمائیں گے۔

آخیر میں یہ عرض کر دینا بھی ضروری ہے کہ عبدالجلیل خان کے پیشرو مسلمان افسر کو اس بناء پر ہٹایا گیا تھا کہ وہ اپنے عہدہ کی پانچ سالہ میعاد (TENURE) پوری کر چکا تھا۔ لیکن عبدالجلیل خان اسی عہدہ پر گذشتہ سات برس سے تعنیات ہیں اور ابھی تک بلا خوف وخطر قائم ہیں۔

منجانب
مجلس تحفظ ختم نبوت
راولپنڈی / اسلام آباد

محمد عبداللہ
خطیب مرکزی جامع مسجد
اسلام آباد پاکستان

بقیہ : سپاسنامہ

صرف اسلامی اور روحانی اقدار کی حفاظت اور اسلاف کی تابعداری کرتے ہوئے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے طرز پر معاشرہ کی اصلاح و راہنمائی کا حصول ہی مطمح نظر رہا ہے۔

ایک مرتبہ پھر میں آں محترم کو خوش آمدید کہتا ہوں اور دعاگو ہوں کہ آپ اپنے مقاصد جلیلہ میں کامیاب و کامران رہیں۔ اور تمام علماء کرام کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے شرکت کر کے ہمیں عزت بخشی۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

منجانب:
حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب بانی و ... جامعہ فرقانیہ راولپنڈی۔

کاروانِ ختم نبوت

☆ ـــــــــ پشاور میں مرزائیوں کی خطرناک سازش

☆ ـــــــــ علماء کرام کی کوششوں سے انتظامیہ کا بر وقت اقدام

☆ ـــــــــ ایک قادیانی کا قبولِ اسلام۔

پشاور

تحفظ عقیدۂ ختم نبوت کے صدارتی آرڈیننس کے نفاذ کے بعد مقامی انتظامیہ نے قرآن حکیم کی آیات اور کلمہ طیبہ کے تقدس کو برقرار رکھنے کا احساس کرتے ہوئے مرزائی غیر مسلم اقلیت کے معبد سے دیوبندی، بریلوی، شیعہ اور اہل حدیث علماء کرام کی موجودگی میں قرآنی آیت اور کلمہ طیبہ ہٹا کر مرزائی غیر مسلموں کو صدارتی آرڈیننس کی اس شق کا پابند بنایا جس کے ذریعہ مرزائی غیر مسلم کسی بھی صورت میں اپنے آپ کو مسلمان ظاہر نہیں کر سکتے۔

پشاور کے مسلمانوں نے مقامی انتظامیہ کے اس اقدام کی تعریف کرتے ہوئے انتظامیہ کے ذمہ دار افراد کو زبردست الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ اور علماء کرام نے اپنی تقریروں اور خطبات جمعہ میں صدارتی آرڈیننس پر عمل کرانے کے احساسِ ذمہ داری پر مقامی انتظامیہ کی تعریف کی اور اس سلسلہ میں اپنے مکمل اور غیر مشروط تعاون کا یقین دلایا۔

تقریباً ڈیڑھ ماہ کی مسلسل خاموشی کے بعد گذشتہ دنوں قادیانیوں نے ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت ایک بہت بڑے بورڈ پر کلمہ طیبہ تحریر کروا کر اپنے معبد پہ نمایاں جگہ پر لگا کر مسلمانوں کو اشتعال دلانے کی ناپاک جسارت کی۔ مرزائیوں کی اندرونِ خانہ اس سازش کا مقصد یہ تھا کہ مسلمان جوش میں آکر اس بورڈ کو اتارنے کی کوشش کریں گے۔ اور ہم ساہیوال کی طرح ان مسلمانوں پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دیں گے۔ اور مسلمانوں کو مرزائی معبد پر حملہ آور ثابت کر کے شور مچا دیں گے کہ ہم نے اپنے دفاع میں فائرنگ کی تھی۔ لیکن مرزائیوں کی اس سازش کو مجلس کے قائدین اور علماء کرام نے ناکام بنا کر مرزائی سازش کو خاک میں ملا دیا۔

مرزائیوں کی اس قانون شکنی اور سازش کی اطلاع ملتے ہی مولانا نور الحق کی قیادت میں ایک وفد نے فوراً انتظامیہ کے ذمہ دار افراد سے مل کر ساری صورتحال اور مرزائیوں کی سازش اور مسلمانوں کے جذبات سے انتظامیہ کو آگاہ کیا اور ساتھ ہی علماء کرام نے مجلس کے کارکنوں اور عوام کو پر امن رہنے کی اپیل کی جس کا اثر یہ ہوا کہ مسلمانوں نے نہایت نظم و ضبط کا مظاہرہ کیا۔

مقامی انتظامیہ نے مرزائی سرغنوں کو بلوا کر قانون کی خلاف ورزی اور مسلمانوں کو اشتعال دلانے کی ناپاک کوشش پر وارننگ دیتے ہوئے کلمہ طیبہ کے تقدس کی بحالی کے لیے فوراً مرزائی غیر مسلم معبد سے بورڈ اتارنے کو کہا اور اس طرح مرزائیوں نے بورڈ اتار دیا۔ مجلس کی طرف سے انتظامیہ کی کارکردگی کو سراہتے ہو مطالبہ کیا کہ قانون کی خلاف ورزی پر مرزائیوں کے خلاف صدارتی آرڈیننس کے مطابق کاروائی کی جائے مجلس نے مسلمانوں کو صبر و تحمل پہ زبردست خراج تحسین پیش کیا۔

باقی صفحہ ۱۴ پر

منظور الٰہی ملک

قادیانیوں کے لیے لمحہ فکریہ

مرزا طاہر صاحب مرزا غلام احمد قادیانی "نبی" صاحب کا پوتا ہے۔ اور چوتھا خلیفہ ہے۔ جس کا دعویٰ یہ تھا۔ کہ وہ خدا ہے اور سب انبیاء علیہم السلام سے افضل ہے۔ اس بنا پر مرزا طاہر موجودہ دور میں سب سے بہتر اور افضل ترین مسلمان ہے۔ مگر پتہ نہیں کہ دنیا بھر کے مسلمانوں کا خلیفہ اور امیرالمومنین اتنا بزدل اور ذلیل کیوں ہے۔ کہ ۲۶ اپریل ۸۴ء کے صدارتی آرڈیننس میں تین سال کی سزا سن کر لندن بھاگ گیا ہے "سب سے افضل نبی" کے چوتھے "خلیفہ" اور "امیرالمومنین" نے اپنی مسلمانی کا اعلان ربوہ سے کیوں نہیں کیا۔ اور یہ کیوں نہیں کہا کہ تین سال سزا کا آرڈیننس جاری کرنے کی جگہ صدر صاحب اگر ہمیں مسلمان کہلانے پر قتل کرنے کا آرڈیننس بھی جاری کر دیں۔ تب بھی اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنے آپ کو سب سے بہتر مسلمان ضرور کہوں گا۔ مجھے کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی مسلمان کہلانے سے باز نہیں رکھ سکتی۔ جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام کو کفار نے جب مصائب اور تشدد میں مبتلا کر کے دین اسلام چھوڑنے کو کہا۔ تو انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ مرزا طاہر کو خلیفہ اور مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو نبی اور سب نبیوں سے افضل ماننے والوں کو صاف ذہن اور دماغ ہو کر غور کرنا چاہیے کہ اب جلیل القدر نبی اور سب نبیوں سے افضل نبی کا خلیفہ مرزا طاہر اپنے آپ کو افضل ترین مسلمان تو کجا عام مسلمان کہنے سے بھی ڈر رہا ہے۔ اور اپنی مسلمانی اور اسلام کا بریف کیس ملکہ وکٹوریہ کی جانشین ملکہ الزبتھ اور مارگریٹ تھیچر کی خدمت میں پیش کر کے ان کی اور اسرائیلی وزیراعظم کی امداد حاصل کرنے کی درخواست کر رہا ہے۔

اگر مرزا طاہر یا اس سے پہلے قادیانی خلیفے اور مرزا غلام احمد قادیانی خود انگریزی حکومت کے خود کاشتہ پودے کو انگریزی حکومت کی سرپرستی میں پروان چڑھا کر دنیا بھر میں اپنی کافر حکومت بنانے کے خواب دیکھنے والے (حالانکہ ۸۰ سال میں ایک قصبہ میں بھی قادیانی کافر حکومت قائم نہیں کی جا سکی) یہ اعلان کرتے ہیں کہ وہ ہی افضل مسلمان ہیں۔ افضل ترین نبی کے خلیفہ ہیں۔ اور وہی اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں۔ تو احمدیوں کو چاہیے کہ مرزا طاہر صاحب خلیفہ قادیان کو فوراً کان سے پکڑ کر لندن سے ربوہ لائیں۔ اور ان سے مطالبہ کریں۔ کہ وہ ربوہ کے گول بازار میں کھڑے ہو کر لاؤڈ اسپیکر سے اعلان کریں۔ "میں مرزا غلام احمد قادیانی کا خلیفہ چہارم ہوں اور میرا مذہب اسلام ہے" چونکہ مرزا طاہر صاحب مرتد نے آٹھ ماہ گزر جانے کے بعد ابھی تک واپس پاکستان آ کر ربوہ کے گول بازار میں مندرجہ بالا اعلان لاؤڈ سپیکر پر نہ کیا۔ تو ۹ کروڑ مسلمانوں کے علاوہ احمدیوں اور دیگر غیر مسلم قوموں کو بھی بالکل یقین ہو چکا ہے کہ مرزا طاہر اور مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والے سب احمدی کافر ہیں۔ مسلمان ہرگز نہیں ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ احمدی قادیانی سعید روحوں کو اسلام کے دائرہ میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

منظور الٰہی ملک اعوان، رکن مرکزی شوریٰ و امیر مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ

سپاسنامہ

بہ تقریب سعید آمد الحاج راجہ محمد ظفر الحق صاحب

وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات و مذہبی امور

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ۔

عزت مآب خادم ختم نبوت راجہ محمد ظفر الحق صاحب

صاحب عزت و احترام حضرات علماء کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

علوم اسلامیہ ولغت عربیہ کے اس مثالی مرکز جامعہ فرقانیہ (رجسٹرڈ) راولپنڈی میں آپ کی تشریف آوری ہم کارکنان جامعہ، اساتذہ، طلبہ اور علماء راولپنڈی و اسلام آباد کے لیے مسرت و شادمانی ہے اور ہم آپ کو دل کی گہرائیوں سے خوش آمدید کہتے ہوئے اہلاً وسہلاً و مرحبا کی صدا بلند کرتے ہیں۔

جناب والا! جس طرح آپ جانتے ہیں کہ یہ ادارہ خالص مذہبی، علمی، تعلیمی اور غیر سیاسی مرکز کے طور پر ۲۶ سال سے اپنی استعداد کے مطابق علوم الاسلامیہ و تعلیم قرآن کریم کی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ اسی لیے ہماری یہ پالیسی رہی ہے کہ ہم کسی صاحب منصب و اقتدار کے لیے ترحیبی کلمات پیش کرنے سے گریز کریں۔ مگر آقائے دوعالم فخر موجودات، خاتم النبیین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے لیے آپ کی بے مثال خدمات جلیلہ کا تقاضا یہ تھا کہ ہم آپ کو اس مادر علمی میں کلمات تشکر و امتنان پیش کریں۔

مقاصد ختم نبوت کے سلسلے میں آپ کی گراں قدر خدمات عوام و خواص سے پوشیدہ نہیں، وہ جناب محمد اسلم قریشی مفقود کا کیس ہو یا موجودہ "صدارتی آرڈیننس بابت قادیانی نبوت کاذبہ کے لیے عملی اقدامات" ہر جگہ آپ مشعل بردار کی حیثیت سے کاروان ختم نبوت کے سالار رہے ہیں، اس پس منظر میں آپ کی خدمات کو ہم محبت و عقیدت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور تحریک ختم نبوت کے شہداء و مجاہدین کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔

جناب والا! قادیانی تحریک کے پس منظر میں عالمی صیہونی سامراج، کمیونسٹ آمریت کے دلال اور مسیحیت کے کارپردازوں کی مشترکہ حکمت عملی کا بنیادی مقصد اسلام اور دین الٰہی کی بنیادی اساس کو تہ و بالا کرنا تھا اور اس کے پس منظر سے جتنے واقف آپ ہیں دوسرا شاید اتنا واقف ہو، اسی سلسلے میں حضرت مولانا سید انور شاہ کاشمیریؒ، مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا احمد علی لاہوریؒ، مولانا سید محمد یوسف البنوریؒ اور مجاہدین کاروان ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمودؒ اور بطل حریت مولانا غلام غوث ہزارویؒ رہے ہیں اور ہمیں یہ خوشی ہے کہ آپ نے بنیادی عقیدہ کے تحفظ کے لیے اپنا کردار بھی بہ احسن طور پر ادا کیا۔ ہم توقع رکھتے ہیں کہ آئندہ بھی ختم نبوت کی مساعی جمیلہ پر آپ کی نگاہ برقرار رہے گی۔

جناب والا! جامعہ فرقانیہ کے اراکین اور علماء راولپنڈی و اسلام آباد کا یہ جم غفیر اور نمائندہ اجلاس آپ کو یقین دلاتا ہے کہ ہر نیکی و بھلائی کے مقصد کے حصول کی خاطر ہم کارکنان آپ کے شانہ بشانہ ہوں گے۔ آپ کے علم میں ہے کہ علماء دیوبند کی دوسو سالہ محنت و کوشش صرف اور

باقی صفحہ ۱۸ پر

بقیہ : گلدستۂ معرفت

اور تو اپنے ہاتھ اور زبان سے مسلمانوں کو ستاتا ہے اور دن میں کئی کئی بار ستانے کی ہمت کرتا ہے۔ کیا اس سے تو پیغ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھ نہیں پہنچا رہا ہے ؟ ان ہی اعمال کی بناء پر تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا متمنی ہے ؟ اپنی تمنا کو دیکھ اور اپنے قول و فعل کو دیکھ اور شرم کر تو اللہ تعالیٰ اور ان کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی احکام کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔

دیکھ وہ تیرے رازق بھی تو ہیں کہ محض اپنے فضل سے رزق عطا فرماتے ہیں۔ جس میں تیری استعداد کو کچھ بھی دخل نہیں جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

اَللّٰہُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ وَیَقْدِرُ لَہٗ۔

اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتا ہے رزق کو فراخ یا تنگ کرتا ہے۔

حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

؎ بہ ناداں چناں روزی رساند
کہ دانا اندر آں حیراں بماند!

حضرت مولانا روم رح نے بھی فرمایا ہے

؎ داد اورا قابلیت شرط نیست
بلکہ شرط قابلیت داد اوست

چنانچہ تو اگر اپنی استعداد کو اس میں دخیل سمجھتا ہے تو اعلیٰ درجہ کا ناشکرا ہے۔ کیونکہ بندے کا کام یہ ہے کہ ان کے عطا کئے ہوئے رزق کو کھائے اور شکر ادا کرتا رہے۔ پس ان کی عطا پر ہر آن شکر واجب ہے یہ تیری انتہائی ناشکری اور نالائقی ہے کہ پروردگار عالم کے سامنے اپنا استحقاق جتلا یا سمجھے۔

اے نفس ! تجھے معلوم ہے کہ عارضی زندگی کے آخری مرحلے کو تو طے کر رہا ہے۔ عرف عام میں جتنی تیری عمر ہو گئی فی الحقیقت اتنی عمر تیری گھٹ گئی۔ لہٰذا اب سوچ لے کہ کتنی رہ گئی۔ اور آخرت کی منزل کس قدر جلد شروع ہونے والی ہے جو کہ حقیقی حیات ہے۔ اور جس کی درستی اور تعمیر کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مقدس میں فرمایا ہے اور جس کا تذکرہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث مبارکہ میں ازراہ شفقت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے روبرو تیری حاضری جلد از جلد شروع ہونے والی ہے۔ پس تو دیکھ لے اور غور کرلے کہ اس حقیقی حیات کی تعمیر کے لیے تو نے کیا کیا ہے ؟ کیا تو اپنے ظاہر و باطن کی درستگی کا حق ادا کرچکا ہے جواب بھی غافل و فارغ نظر آرہا ہے ؟ دیکھ وقت بہت قلیل رہ گیا ہے۔ اب بھی ہوش کر اور اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرلے۔ شاید یہ چند روزہ حیات کے جو باقی ہیں باکار ہوجائیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوجائے۔ تجھ پر لازم ہے کہ اب جلد سے جلد ضروری کام کر ڈال اور غیر ضروری اور لایعنی قول و فعل سے قطعی پرہیز کر ہر لحظہ اس پر غور کر کہ کون سا کام پہلے کرنا ہے پس اس کو ترجیح دے اور اللہ تعالیٰ کے اس زجز کو ہر وقت یاد رکھ :

فاما من طَغٰی وَاٰثَرَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا فَاِنَّ الْجَحِیْمَ ہِیَ الْمَاْوٰی۔

اور جس شخص نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی ہی کو ترجیح دی تو یقیناً اس کا ٹھکانا ہی ہے

اور اس ترغیب پر بھی نظر کرلے

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَہَی النَّفْسَ عَنِ الْہَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ہِیَ الْمَاْوٰی ۞

اور جو شخص اپنے رب کے سامنے جوابدہی کے لیے کھڑا ہونے سے ڈرا اور خود کو خواہش کی پیروی سے بچایا اسی کے لیے تو جنت ہے۔

پس تو ان ترہیبات سے اپنے کو ہر آن بچا اور ان ترغیبات پر عمل کرکے نجات اخروی حاصل کر کہ وہ اصلی حیات خوش آئند و باکار ہو۔ اور دنیا چھوڑتے ہی تو اپنا ٹھکانہ جنت میں پائے۔ حضرت شیخ سعدی رح کا یہ شعر اس موقع پر یاد آتا ہے

؎ اے کہ پنجاہ رفت در خوابی
مگر ایں پنج روز در یابی

نزلہ، زکام اور کھانسی

سے محفوظ رہنے کی آسان تدبیر

مناسب احتیاط برتئے۔ بروقت سُعالین لیجیے

جڑی بوٹیوں سے تیار شدہ سُعالین کا باقاعدہ اور بروقت استعمال گھر کے ہر فرد کو نزلہ، زکام اور کھانسی سے محفوظ رکھتا ہے۔ ایک دو ٹکیاں روزانہ چوسیے۔

سُعالین کے چار قرص تیز گرم پانی میں گھول لیجیے، جوشاندہ تیار ہے جو نزلہ، زکام اور کھانسی کے لیے بدرجہا مفید ہے۔ ایسی ایک خوراک صبح و شب دیجیے۔

سُعالین

نزلہ، زکام اور کھانسی کی مفید دوا

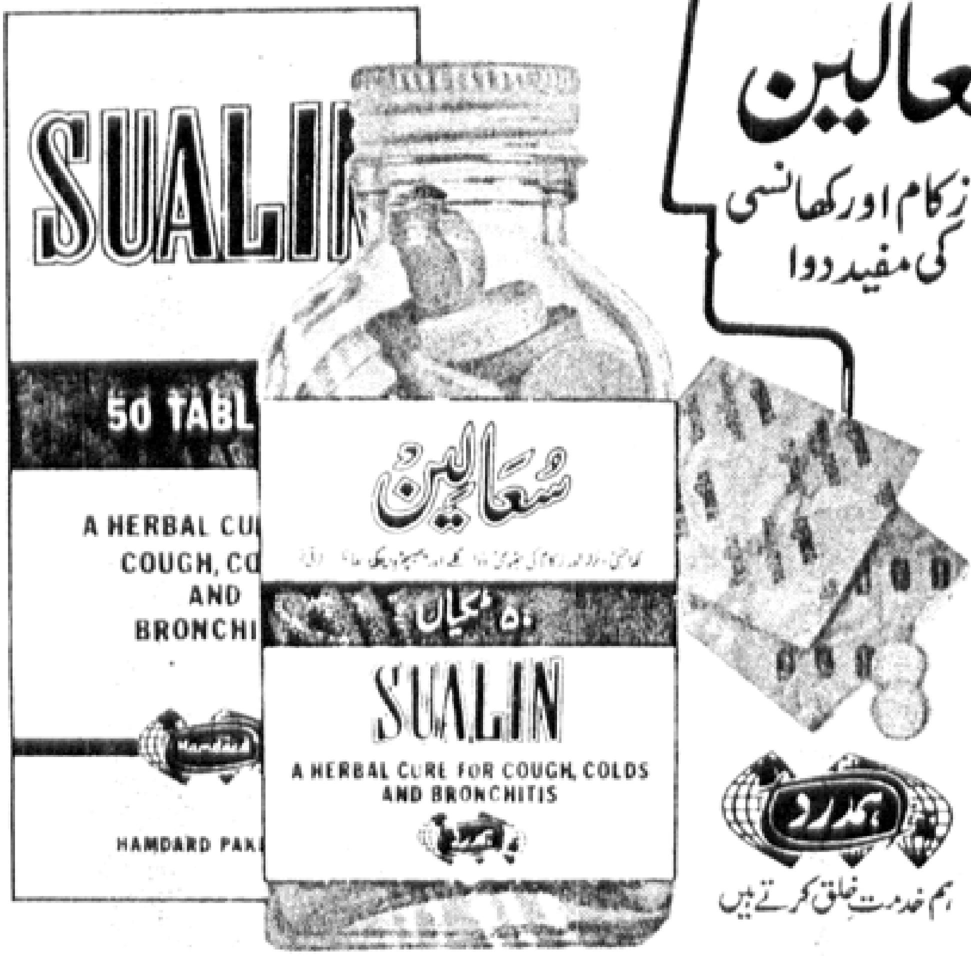

ہمدرد

ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں

نوزو

ناک کے ورم، سوزش اور بندش کے لیے مفید۔ ایک پھوار ناک کھول دیتی ہے۔

آوازِ اخلاق

Adarts SUA 2/84

WEEKLY Khatme-Nubbuwat KARACHI
Registered S. No. 3220

قادیانیوں کی نئی شرارت

آجکل قادیانیوں کی طرف سے مسلمانوں کے نام اس مضمون کے خطوط آرہے ہیں کہ مسلمان اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ مٹا کر گستاخی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ حالانکہ قادیانی خود گستاخِ رسولؐ ہیں کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ:

الف: موجودہ دور میں "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" کا ظہور مرزا قادیانی کی شکل میں ہوا ہے اس لئے قادیان کا اسود عنسی مرزا غلام قادیانی (نعوذ باللہ) خود محمد رسول اللہ ہے۔ (ایک غلطی کا ازالہ)

ب: اور یہ کہ مرزا قادیانی کے زمانہ کی روحانیت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ روحانیت پہلی رات کے چاند کی طرح ناقص اور بے نور تھی اور مرزا کی روحانیت چودھویں کے چاند کی طرح روشن اور کامل ہے۔ حضورؐ کا زمانہ روحانی ترقیات کا پہلا قدم تھا اور مرزا کا زمانہ روحانی ترقیات کی آخری معراج ہے (خطبہ الہامیہ)

ج: اور یہ کہ مرزا خدا کا آخری نور ہے۔ (کشتی نوح)

د: اور یہ کہ مرزا افضل الرسل ہے کیونکہ آسمان سے کئی تخت اترے مگر مرزا کا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔ (تذکرہ)

ہ: اور یہ کہ آسمان و زمین اور پوری کائنات کی تخلیق صرف مرزا کی خاطر ہوئی ہے۔ (تذکرہ)

و: اور یہ کہ مرزا کی وحی نبوت نے شریعت کی تجدید کی ہے اس لئے اب مرزا کی وحی اور تعلیم ہی پوری انسانیت کے لئے مدارِ نجات ہے۔ (اربعین نمبر ۴)

ز: اور یہ کہ مرزا کے بغیر دینِ اسلام مردہ، لعنتی، شیطانی اور قابلِ نفرت ہے اور مرزا کو نہ ماننے والے تمام مسلمان، کافر اور جہنمی ہیں۔

(اخبار الفضل۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ تذکرہ)

الغرض قادیانی عقیدہ کے مطابق "محمد رسول اللہ" کا دوبارہ ظہور مرزا قادیانی کی شکل میں ہوا ہے، اور یہ دوسرا ظہور محمد عربیؐ کے ظہور سے اعلیٰ و افضل اور اکمل ہے اس لئے مرزا خاتم النبیین اور آخری نبی بھی ہے۔ افضل الرسل بھی اور مدارِ نجات بھی۔ چنانچہ مرزا قادیانی کے ایک مرید قاضی ظہور الدین اکمل نے مرزا کی شان میں یہ قصیدہ نعتیہ پڑھا، اور مرزا قادیانی سے دادِ تحسین وصول کی۔

امام اپنا عزیزو اس جہاں میں
غلام احمد ہوا دار الاماں میں

غلام احمد ہے عرشِ ربِ اکبر
مکاں اس کا ہے گویا لامکاں میں

غلام احمد رسول اللہ ہے برحق
شرف پایا ہے نوعِ انس و جاں میں

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(اخبار بدر قادیاں ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

قادیانی، جو کلمہ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" پڑھتے ہیں تو محض اس لئے کہ ان کے نزدیک مرزا قادیانی بعینہٖ "محمد رسول اللہ" کا ظہورِ کامل ہے چنانچہ مرزا قادیانی کا منجھلا لڑکا مرزا بشیر احمد ایم۔ اے لکھتا ہے:

"مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعتِ اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے

اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں، ہاں! اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔"

(کلمۃ الفصل مندرجہ ریویو آف ریلیجنز مارچ اپریل ۱۹۱۵ء)

انصاف کیجئے کہ کونسا باغیرت مسلمان ایسا ہوگا جو اس پاک سرزمین میں قادیان کے اسود عنسی اور مسیلمہ پنجاب مرزا قادیانی کو "محمد رسول اللہ" کی حیثیت سے برداشت کرے؟ اور قادیان کے جعلی "محمد رسول اللہ" کے نام کا کلمہ لکھنے کی اجازت دے؟ پاکستان میں ایک معمولی کانسٹیبل کی جعلی وردی پہننے والے کو گرفتار کر لیا جاتا ہے؛ ہم پوچھتے ہیں کہ "محمد رسول اللہ" کی جعلی وردی پہننے والوں کو کیوں کھلی چھٹی ہے؟ کیا اس ملک میں نبی کے نام کی کوئی عزت نہیں؟

قادیانیوں کی عبادت گاہیں دراصل کفر و ارتداد کے مرکز، الحاد و زندقہ اور بے دینی کے اڈے اور حافظ ابن تیمیہؒ کے بقول "بیت الشیاطین" ہیں، ان معنوی غلاظت خانوں پر کلمہ طیبہ اور آیاتِ قرآنی چسپاں کرنا ان مقدس کلمات کی توہین ہے۔ جس طرح گندگی کی جگہ سے مقدس کلمات کا مٹانا واجب ہے ٹھیک اسی طرح قادیانیوں کی عمارتوں سے کلمہ طیبہ اور دیگر مقدس کلمات کا مٹانا ہر مسلمان کا فرض ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان